2365

سورۃ لقمٰن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ الٓمّٓ ○ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ○ لا
ہُدًی وَّ رَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ○ لا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ
وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ○ ط اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ
اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ
لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ صلے وَّیَتَّخِذَھَا ھُزُوًا ط اُولٰٓئِکَ لَھُمْ
عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ○ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْ
کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْہِ وَقْرًا ج فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

الف لام میم ○ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ○ ہدایت اور رحمت ہیں نیکوں
کے لئے ○ وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر یقین لائیں ○ وہی اپنے رب
کی ہدایت پر ہیں اور انھیں کا کام بنا ○ اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ
سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے ○ اور جب اس پر
ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے جیسے انھیں سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں
میں ٹینٹ ہے تو اسے دردناک عذاب کا مژدہ دو ○ (۱۳/۱ تا ۷ * ت: ک)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

۱۔ الف لام میم - حروف مقطعات ہیں

۲۔ قرآن کریم ایک قوت حاکمہ ہے جس کا فیصلہ دو ٹوک اور بے لاگ ہوتا ہے - اگر تم راستی اور سچائی پر ہو تو
اس کا فیصلہ تمہارے حق میں ہوگا اور اگر تم راہ حق سے روگردانی کرنے لگے تو وہ تمہیں تمہاری غلطی پر آگاہ کرے گا
اور اس کے نتائج بد سے تمہیں بروقت متنبہ کرے گا . قرآن کریم کو حکیم کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی
ہے کہ یہ کتاب حکمت و دانش کا خزینہ ہے - اس کا ایک معنی محکم بھی کیا گیا ہے یعنی اس میں کسی قسم کا
خلل اور نقص نہیں ہے

۳۔ یہ کتاب سراسر ہدایت اور سراپا رحمت ہے یہاں ہدایت اور رحمت کا امتزاج بڑا خوبصورت ہے

یعنی شریعت اسلامیہ، اس کے اوامر و نواہی، اس کا مالی اور بدنی نظام عبادات، اس کے مقرر کئے ہوئے حقوق
و فرائض، رشد و ہدایت بھی ہیں اور ساتھ ہی یہ رحمت خداوندی کا مظہر بھی ہے۔ ایسا نظام جو ہدایت بھی ہو اور رحمت بھی
اس کے احکام کی بجا آوری سے تغافل قرین دانشمندی نہیں ہے؟ اگرچہ اس کا آفتاب ہدایت زندگی کے گوشہ گوشہ کو منور کر رہا ہے
اور اس کا ابر رحمت ہر جگہ برس رہا ہے لیکن اس سے استفادہ کرنے والے صرف محسنین ہیں (ضیاء القرآن)

۴۔ محسنین یعنی نیک بخت لوگ وہ ہیں جو نماز ادا کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اس میں حکمت عملیہ کے دونوں جزو
بدنی و مالی عبادت آ گئیں۔ اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہ حکمت نظریہ کے جمیع اجزا کو شامل ہے۔ جو دار آخرت
پر ایمان رکھتا ہے ضرور اللہ تعالیٰ پر بجمیع صفاتہٖ بھی ایمان رکھتا ہے

۵۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر قائم ہیں نہ وہ کہ جو دیگر اعمال بد کر کے ان کو سعادت کا ذریعہ سمجھتے ہیں گویا
ان کے ہدایت پر ہونے کی اللہ نے شہادت ادا کر دی اور پورا اطمینان دلا دیا۔ یہی فلاح پانے والے ہیں
دنیا میں بھی آخرت میں بھی نہ ان کے برخلاف لوگ۔ نجات کا بھی پورا اطمینان کر دیا اور اپنے نیک بندوں کو بھی
بتلا دیا۔ (تفسیر حقانی)

۶۔ اور کوئی شخص یعنی نضر بن حارث ان باتوں کا خریدار بنتا ہے یعنی جھوٹے قصے کہانیاں جاہلانہ دستوروں
کے واقعات اور ان لوگوں کی کتابیں اور گانے والی عورت وغیرہ یا یہ کہ شرک کا، تاکہ اس کے ذریعے
دین الٰہی اور اس کی پیروی سے دوسروں کو بغیر علم اور دلیل کے گمراہ کرے اور اس کا مذاق اڑائے ایسے
لوگوں کے لئے سخت ترین عذاب ہے (شان نزول) حضرت جبیر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ
یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس نے ایک گانے والی لونڈی خرید رکھی تھی اور جس شخص
کے متعلق بھی یہ سنتا کہ وہ اسلام لانا چاہتا ہے تو اسے پکڑ کر اس گانے والی لونڈی کے پاس لے جاتا اور
اس لونڈی سے کہتا کہ اس کو خوب کھلا پلا اور گانا سنا اور کہتا کہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو تمہیں نماز روزہ
کی طرف بلاتے ہیں (نعوذ باللہ) یہ گانا اس سے بہتر ہے۔

۷۔ اور جب اس کے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں جن میں اوامر و نواہی کا بیان ہے پڑھی جاتی ہیں تو
ایمان سے تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں اور وہ بہرہ ہے۔ آپ اس کو ایک دردناک
عذاب کی خبر سنا دیجئے چنانچہ یہ بدر کے دن بری طرح مارا گیا۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ مُحْسِنِيْنَ : نیکوکار، بھلائی کرنے والے ۞ يَشْتَرِيْ : وہ خریدتا ہے ۞ لَهْوَ الْحَدِيْثِ
مشغول، بیہودہ، بے سروپا قصوں کا کھیل تماشہ ۞ هُزُوًا : وہ جس کا مذاق اڑایا جائے، ہلکا (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ الٓمٓ ۞ یہ حکمت سے معمور آیات کی حامل کتاب ہے ۞ یہ نیکوں سعادت مندوں کے لئے
رہنمائے کامل اور ہر طرح رحمت ہے ۞ وہ نیکوکار جو نماز قائم کرتے، زکوٰۃ ادا کرتے اور آخرت پر ایمان رکھتے
ہیں ۞ اور وہی اپنے رب کی جانب سے ہدایت یافتہ اور نجات سے سرفراز ہونے والے ہیں ۞ اور بعضوں میں کوئی ایسا
بھی ہے جو بے کار کہانیاں مول لیتا ہے تاکہ لوگوں کو ناواقفیت اور نادانی سے اللہ کے راستے سے بہکا دے اور ان
سے ہنسی ٹھٹھا کرے انہی لوگوں کو رسوا کرنے والا عذاب ہوگا ۞ جب ایسے کو آیاتِ ربانی سنائی جاتی ہیں تو غرور
وجاہت سے روگرداں ہو جاتا ہے کہ معلوم ہو اس نے انہیں سنا ہی نہیں جیسے کہ اسے بہرے پن کا عارضہ ہو اس
لئے ایسے عارضہ کے خاتمہ کے لئے دردناک عذاب کی اطلاع اسے دی جائے ۞

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ۝ ٨ خَالِدِينَ فِيهَا
وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ٩ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا
وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۚ وَأَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝ ١٠ هَٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي
مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۚ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ ١١ وَلَقَدْ آتَيْنَا
لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ
وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ ١٢

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے خوشبوؤں والے باغات ہیں ۝ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ کا یہ سچا وعدہ ہے اور وہی سب پر غالب اور دانا ہے ۝ اس نے پیدا فرمایا آسمانوں کو ایسے ستونوں کے بغیر جنھیں تم دیکھ سکو اور گاڑ دیئے ہیں زمین میں اونچے اونچے پہاڑ تاکہ زمین ڈولتی نہ رہے ساتھ تمہارے اور پھیلا دیے ہیں اس میں ہر قسم کے جانور اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی پس اگائے ہم نے زمین میں ہر نوع کے نفیس جوڑے ۝ یہ تو ہے اللہ کی تخلیق (اے مشرکو!) اب ذرا دکھاؤ مجھ کو کیا بنایا ہے اوروں نے اس کے سوا (کچھ بھی نہیں) مگر یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ۝ اور ہم نے عنایت فرمائی لقمان کو حکمت (و دانائی) اور فرمایا اللہ کا شکر ادا کرو اور جو شکر ادا کرتا ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اپنے بھلے کے لئے اور جو کفران نعمت کرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ غنی ہے حمید ہے ۝ (۳۱/۸ تا ۱۲ ✱ ت: ضیا)

۸۔ قانون یہ ہے کہ جنت صرف نیک کاروں کو ملے۔ فضل یہ ہے کہ نیکوں کے طفیل گنہگار بھی جنت میں داخل ہوں۔ یہاں قانون کا ذکر ہے لہٰذا یہ آیت دوسری آیتوں کے خلاف نہیں (نور العرفان)

۹۔ اہل سعادت کے لئے جنت النعیم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہیں۔ اللہ کا وعدہ برحق ہے وہ زبردست ہے اس کو وعدہ پورا کرنے میں کوئی عجز لاحق نہیں ہوتا۔ حکمت والا ہے۔ (تفسیر حقانی)

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی کرشمہ سازی ہے کہ اس نے زمین و آسمان اور ان کے اندر اور درمیان تمام مخلوق کو پیدا کیا

"آسمانوں کے ستون نہیں ہیں نہ مرئی نہ غیر مرئی" (حسن وقتادہ) زمین کو تھرتھرانے رکھنے اور جنبش سے بچانے کے لئے اس میں بھاری
بھرکم اور اونچے اونچے پہاڑ گاڑ دیئے تاکہ زمین اپنے مکینوں سمیت ڈولتی نہ رہے اور اس نے زمین میں مختلف شکلوں اور
رنگوں والے ان گنت اقسام کے حیوانات پھیلا دیئے * اللہ پاک فرماتا ہے ہم نے آسمان سے پانی اتارا اور زمین میں
ہر چیز کے خوشنما جوڑے اگائے

11- زمین و آسمان اور ان میں تمام مخلوقات کی تخلیق صرف اللہ وحدہ لا شریک کی قدرت اور تدبیر کی کرشمہ سازی ہے۔ پس اے مشرکو! مجھے دکھاؤ کہ تمہارے اصنام نے کیا پیدا کیا جن کی پرستش میں تم ہر وقت لگے رہتے ہو بلکہ اصل بات یہ ہے کہ غیر اللہ کی عبادت کرنے والے مشرک گمراہی جہالت اور اندھے پن کا شکار ہیں (ابن کثیر)

12 "اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت بخشی" منقول ہے کہ حضرت لقمان کے قصے اور وصیتیں یہودیوں میں بہت مشہور ہیں اور اہل عرب بھی ان کی حکمتوں سے متاثر ہیں اسی لئے جب کبھی کسی حکمت کی بات بیان کرتے ہیں تو اس میں حضرت لقمان کا نام لیتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بیان فرمایا" ہم نے انہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کیجئے کہ اس نے تجھے حکمت سے نوازا جب کہ آپ سندھی تھے اس سے پہلے بالکل بے خبر اور غافل تھے اور جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرتا ہے بیشک وہ اپنے لئے ہی شکر کرتا ہے اس لئے کہ اس کا نفع اسے ہی ہوتا کیوں کہ شکر کرنے سے وہ نعمت اس کے پاس ہمیشہ تک رہے گی بلکہ اسے مزید نعمت اسے نصیب ہوگی کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو اس کی نعمتوں پر شکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور نعمتوں سے نوازتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر عائد ہوگا کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے اور اس کی شکر گزاری سے بے نیاز ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات وافعال میں محمود ہے بندے اس کی حمد اور شکر کریں یا ناشکری کریں اسے کوئی ضرورت نہیں (روح البیان)

لغوی اشارے ○ عَمَدٍ : ستون عمود وعماد کی جمع ○ رَوَاسِیَ : بوجھ پہاڑ ○ شُکْرٌ : احسان ماننا، قدر پہچاننا

تفہیمی خلاصہ ○ مومن اور عمل صالح کرنے والوں کے لئے جنت نعیم ہے ○ ان باغوں میں وہ ہمیشہ بسیں گے اللہ کا وعدہ سچا ہے وہی عزیز وحکمت والا ہے ○ اللہ نے بغیر ستونوں کے آسمانوں کی تخلیق کی جو تمہاری نگاہوں کے سامنے ہیں اور زمین کو تزلزل سے محفوظ رکھنے کے لئے بوجھ اور پہاڑ نصب کر دیئے اور ہر طرح کے جانور پیدا کئے پھیلا دیئے زمین میں آسمان سے بارش برسائی اور ہر قسم کے درخت پیدا کئے ○ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں غیر اللہ نے بتلاؤ کیا تخلیق کیا کچھ نہیں ان کی پرستش کرنے والے کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں ○ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے لقمان کو حکمت ودانائی سے مالامال کیا اور حکم دیا کہ شکر الٰہی کرتے رہو جو شکر کرتا ہے تو خود اپنی بھلائی کے لئے کرتا ہے اور جو نا

وَإِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
عَظِيمٌ ۝ ١٣ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ
فِصٰلُهٗ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ۖ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ ١٤ وَإِنْ جَاهَدٰكَ
عَلٰى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي
الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ
فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ١٥ يٰبُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ
خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمٰوٰتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ ۖ
إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ ١٦

اور (یاد کرو) جب کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے (یہ) کہا تھا کہ بیٹا! اللہ کے ساتھ
شریک نہ کیجیو بے شک شرک کرنا بڑا ہی ظلم ہے ۝ اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ
کی بابت (نیکی کا) حکم دیا۔ اس کی ماں نے اس کو دکھ پر دکھ اٹھا کے اس کو پیٹ میں رکھا
اور دو برس میں اس کا دودھ بڑھایا (اس لئے ہم نے حکم دیا) کہ میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر گزار
رہ میری ہی طرف پھر کر آنا ہے ۝ اور اگر وہ تجھ سے اس بات پر اڑیں کہ تو میرے ساتھ اس
کو شریک بنا دے کہ جس کو تو جانتا بھی نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا اور (ہاں) دنیا میں ان
کے ساتھ نیکی سے پیش آ اور ان لوگوں کی راہ پر چل جو میری طرف رجوع ہو گئے پھر
لوٹ کر تم کو میرے ہی پاس آنا ہے پھر ہم تم کو بتا دیں گے کہ تم کیا کیا کرتے تھے ۝ بیٹا!
اگر کوئی (عمل) رائی کے دانہ برابر بھی ہو پھر وہ کسی پتھر میں ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں
بھی ہو تو اس کو بھی اللہ لا حاضر کرے گا (قیامت کے دن) بے شک اللہ باریک بین خبردار ہے۔
(۳۱/ ۱۳ تا ۱۶ * ت : ح)

۱۳۔ اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا۔ حضرت لقمان کے ان صاحبزادے کا
نام انعم یا اشکم تھا۔ انسان کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ خود کامل ہو اور دوسروں کی تکمیل کرے تو حضرت
لقمان کا کامل ہونا تو آتینا لقمان الحکمۃ میں بیان فرما دیا اور دوسرے کی تکمیل کرنا "وھو یعظہ"

2371

سے خطاب فرمایا اور نصیحت بیٹے کو کی اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت میں گھر والوں اور قریب تر لوگوں کو مقدم رکھنا چاہیئے اور نصیحت کی ابتداء منع شرک سے فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم ہے ۔ اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا ظلم ہے کیونکہ اس میں غیر مستحق عبادت کو مستحق عبادت کے برابر قرار دینا ہے اور عبادت کو اس کے محل کے خلاف رکھنا یہ دونوں باتیں ظلم عظیم ہیں ۔

۱۴ ۔ اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی کہ ان کا فرمانبردار رہے اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرے (جیسا کہ اسی آیت میں آگے ارشاد ہے) اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی یعنی اس کا ضعف دم بدم ترقی پر ہوتا ہے جتنا حمل بڑھتا جاتا ہے بار زیادہ ہوتا ہے اور ضعف ترقی کرتا ہے عورت کو حاملہ ہونے کے بعد ضعف اور تعب اور مشقتیں پہنچتی رہتی ہیں حمل خود ضعیف کرنے والا ہوتا ہے درد زہ ضعف پر ضعف ہے اور وضع اس پر مزید شدت ہے دودھ پلانا ان سب پر مزید براں ہے اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا یہ وہ تاکید ہے جس کا ذکر اوپر فرمایا تھا سفیان بن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا جس نے پنجگانہ نمازیں ادا کیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا اور جس نے پنجگانہ نمازوں کے بعد والدین کے لئے دعائیں کیں اس نے والدین کی شکرگزاری کی ۔ آخر مجھی تک آنا ہے (کنزالایمان)

۱۵ ۔ بے شک والدین کا بڑا حق ہے اور ان کی خوشنودی حاصل کرنا بہت بڑی سعادت ہے لیکن بہرحال ان کا حق اللہ تعالیٰ کے حق سے کم ہے اگر وہ اس کے ساتھ شرک کرنے پر اصرار کریں یا کسی حکم الٰہی سے سرتابی پر مجبور کریں تو اس وقت ان کا حکم مسترد کر دینا ضروری ہوگا * فرمایا ان کی یہ بات نہ ماننا تو اس کے علاوہ ان کے ساتھ حسن سلوک کے سارے تقاضے پورے کرو وہ بیمار ہوں تو تیمارداری مفلس ہوں تو کفالت ان کا ادب و احترام ان سے تلخ کلامی اور بے مہری کی نوبت نہ آئے * اتباع فقط اسی کی کرنی چاہیئے جو ہر طرف سے رخ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو محبت و مودت کے سارے رشتے توڑ کر ایک اللہ کی محبت اپنے دل میں بسا لے اور جس کسی کے ساتھ محبت کرے فقط اسی کے لئے کرے ۔ (ضیاء القرآن)

۱۶ ۔ اے میرے بیٹے بلا شبہ اگر رائی کے دانے کے وزن کے برابر کوئی حرکت ہوگی اور وہ کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں ہوگی تو اللہ اس کو لا حاضر کرے گا ۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ باریک بین با خبر ہے

2372

یعنی اس کے علم کی رسائی و احاطہ سے کوئی پوشیدہ و دقیق ترین چیز بھی خارج نہیں اور وہ ہر چیز کی حقیقت کو خوب جانتا ہے۔ حسن نے کہا آیت میں ہر چھوٹی بڑی چیز کا کامل احاطہ مراد ہے۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ۞ یَعِظُہٗ: اس کو نصیحت کرتے ہوئے ۞ وَھْنٍ: کمزور ہونا ۞ عَامَیْنِ: دو سال ۞ حَمَلَتْہُ: اس نے اس کو اٹھایا، اس کو پیٹ میں رکھا ۞ تُطِعْھُمَا: تو ان دونوں کی اطاعت کر ۞ صَاحِبْھُمَا: ان دونوں کا ساتھ

تفہیمی خلاصہ ۞ حضرت لقمان نے موعظت کے دوران اپنے فرزند سے کہا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو کہ شرک ظلم عظیم ہے ۞ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق سے ہدایت فرمائی کہ ان کے ساتھ بھلائی کرو کہ اس کی ماں نے بڑی تکلیف اٹھا کر اسے اپنے شکم میں رکھا اور دو برس تک دودھ پلایا اس لئے میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر گزار بنو تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے ۞ ان کی ہر بات ماننا سوائے میری ذات میں شرک کے بس یہ بات نہ ماننا ہاں ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور اس کی اتباع کرنا جو میری طرف رجوع ہو۔ تمہیں میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے تم جو کرتے ہو اس سے تمہیں باخبر کر دیا جاتا ۞ حضرت لقمان نے فرزند سے کہا کہ کوئی چیز یا عمل خواہ رائی کے دانے برابر ہو پتھر یا آسمان و زمین میں ہو اللہ تعالیٰ ضرور سامنے لے آتا ہے روز حشر۔ بے شک اللہ تعالیٰ باریک بین اور خبردار ہے۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ
اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۚ ۝ ١٧ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا
تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ ۝ ١٨ وَاقْصِدْ فِىْ
مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝ ١٩ ع
اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ
عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ ٢٠

بیٹا نماز کی پابندی رکھنا اور (لوگوں کو) اچھے کاموں کے کرنے کا امر اور بری باتوں سے منع کرتے رہنا اور جو مصیبت تجھ پر واقع ہو اس پر صبر کرنا بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں ۝ اور (ازراہ غرور) لوگوں سے گال نہ پھلانا اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا کہ اللہ کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا ۝ اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (کچھ شک نہیں کہ) سب آوازوں سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے ۝ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اللہ نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں نہ علم رکھتے ہیں نہ ہدایت اور نہ کتاب روشن ۝

(۳۱/۱۷ تا ۲۰ * ت : ج)

۱۷۔ اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے اس پر صبر کر بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔ ان کا کرنا لازم ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر بر ایذا یہ ایسی طاعتیں ہیں جن کا تمام امتوں میں حکم تھا

۱۸۔ اور کسی سے بات کرنے میں براہ تکبر اپنا رخسارہ کج نہ کر یعنی جب آدمی بات کریں تو انہیں حقیر جان کر ان کی طرف سے رخ پھیرنا جیسا متکبرین کا طریقہ ہے اختیار نہ کرنا غنی و فقیر سب کے ساتھ تواضع سے

پیش آنا اور زمین پر اتراتا نہ چل بے شک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اتراتا فخر کرتا ۔ (کنز الایمان)

۱۹ ۔ رفتار و گفتار کے آداب سکھائے کہ چلو تو وقار و متانت کے ساتھ ۔ بات کرو تو بلا ضرورت آواز کو بلند نہ کرو کہ طبع سلیم پر گراں گزرے اور سننے والا وحشت محسوس کرنے لگے جس طرح گدھا زور سے ہینگتا ہے اور سارا ماحول ناگوار شور سے بھر جاتا ہے ۔ (ضیاء القرآن)

۲۰ ۔ فرمایا ہر شخص دلائل و شواہد آفاقیہ و انفسیہ میں غور کر کے کہہ سکتا ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں وہی ہے کہ جس نے آسمانوں اور زمین کی چیزوں کو انسان کے لئے مسخر کر دیا یعنی ان کے کام میں لگا دیا اور انسان کو ظاہری اور باطنی نعمتوں سے بھرپور کر دیا ۔ ہاتھ پاؤں تندرستی وغیرہ ظاہری نعمتیں ہیں جو محسوس ہیں عقل سلیم، ادراک اور دیگر قوی باطنی غیر محسوس نعماء باطنیہ ہیں ✯ دنیا میں ایسے لوگ گزرے ہیں جو اللہ کے معاملے میں یعنی اس کی ذات و صفات کی بابت یا احکام دینیہ کی بابت دلائل کو پس پشت ڈال کر اپنا اور ان کے نا سمجھوں سے جھگڑتے ہیں ۔ کوئی اس کو دنیاوی بادشاہوں پر قیاس کر کے امیروں وزیروں کا محتاج ثابت کرتا ہے پھر اس کے امیر و وزیر کہیں ملائکہ کہیں انبیاء و صلحاء قرار دیے جاتے ہیں کہیں عناصر و کواکب، اس لئے ان کی پرستش جائز بلکہ واجب بتاتے ہیں ۔ نہ ان کے پاس اس بارے میں کوئی دلیل عقلی ہے نہ کسی بزرگ ہادی کا قول نہ کسی کتاب الہی سے ثابت ہے یعنی نہ عقل سے کہتے ہیں نہ نقل سے صرف تقلید آبائی پر بھروسہ ۔ (تفسیر حقانی)

لغوی اشارے ○ اَصَابَکَ : تجھ کو پہنچا ○ عَزْم : جب مصمم ہو گیا ۔ جب پختہ ہو گیا ○ تُصَعِّر : تو پھلا تو موڑ ○ خَدَّکَ : تیرا رخسارہ، تیرا گال ○ تَمْشِ : تو چلے، تو چلتا ہے، تو چلے گا ○ مَرَحًا : اترا کر اکڑ کر ○ مُخْتَال : اترانے والا، مغرور، متکبر ○ فَخُوْرًا : اترانے والا، شیخی خور ○ مَشْیِکَ : تو اپنی چال میں ○ اُغْضُضْ : تو نیچی کر، تو جھکا ○ صَوْت : آواز ○ اَسْبَغَ : اس نے پورا کر دیا ○ ظَاہِر : کھلا، آشکار (ل

تفہیمی خلاصہ ○ حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے کہا کہ اے بیٹے نماز صحیح طور پر ادا کرو اچھی اور نیک بات کی تاکید کرو اور برائی اور ممنوعات سے لوگوں کو روکو اور ایسا کرنے میں کوئی تکلیف پہنچے تو صبر کیا کرو یہ بہت حوصلہ کا کام ہے ○ اور تکبر و خود پسندی سے لوگوں سے منہ پھیرو اور اتراتے ہوئے اکڑ کر نہ چلو زمین پر کیوں کہ غرور و تکبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں ○ اور اعتدال و میانہ روی اختیار کرو اپنی آواز کو دوران گفتگو آہستہ رکھو سب سے وحشت ناک آواز گدھے کی آواز ہوتی ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں جو ہے اسے تمہارا مطیع کر دیا ہے اور اپنی جملہ نعمتوں سے تمہیں ظاہری اور باطنی سب کو تمہیں مالا مال کر دیا ہے لیکن بعض نادان بغیر علم و ہدایت و تابناک کتاب کے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے رہتے ہیں

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ
اٰبَآءَنَا ط اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ ۲۱ وَمَنْ
يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ط
وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ ۲۲ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ط اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ۲۳ نُمَتِّعُهُمْ
قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ ۲۴ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ط بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۲۵
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ ۲۶

اور جب ان سے کہا جاے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ شیطان ان کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا ہو ۝ تو جو اپنا منہ اللہ کی طرف جھکا دے اور ہو نیکوکار تو بے شک اس نے مضبوط گرہ تھامی اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی انتہا ۝ اور جو کفر کرے تو تم اس کے کفر سے غم نہ کھاؤ انہیں ہماری طرف ہی پھرنا ہے ہم انہیں بتادیں گے جو کرتے تھے بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ۝ ہم انہیں کچھ برتنے دیں گے پھر انہیں بے بس کر کے سخت عذاب کی طرف لے جائیں گے ۝ اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین تو ضرور کہیں گے اللہ نے تم فرماؤ سب خوبیاں اللہ کو بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں ۝ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا ۝ (۳۱/۲۱ تا ۲۶ * ت : ک)

۲۱۔ اور جس وقت ان کفار مکہ سے کہا جاتا ہے کہ اس قرآن کریم کی پیروی کرو اور اس کو پڑھو جو اللہ تعالی نے اپنے نبی پر نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اسی طریقہ کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آبا و اجداد کو پایا ہے کیا اگر شیطان ان کے آبا و اجداد کو کفر و شرک کی طرف بلاتا رہا ہو جس سے دوزخ کا عذاب واجب ہوتا ہے تب بھی یہ ان ہی کی پیروی کریں گے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

۲۲۔ نتائج دونوں کے مقابلہ میں کہ جو کوئی اللہ کے آگے اپنا منہ جھکا دے یعنی اس کا دل سے فرمانبردار

2376

ہوجائے اور اس کے بعد اسی دین اور ارادت کے مطابق ٹھیک کام بھی کرے تو اس نے مضبوط رسی کو تھام لیا

یعنی نجات کا بڑا قوی ذریعہ ان کے ہاتھ آگیا جس طرح کوئی پستی سے بلندی کی طرف چڑھنے والا مستحکم رسی کو

تھام کر مطمئن ہوجاتا ہے یہی حال اس کا ہے اور اس کا انجام اللہ اچھا کرے گا۔ بیچ میں رسی کو ٹوٹنے نہ دے گا۔ ہر

چیز کا انجام اسی کے ہاتھ میں ہے یا یوں کہ ہر معاملہ اسی کے حضور میں پیش کیا جاتا ہے۔ (تفسیر حقانی)

۲۳۔ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ان کے کفر اور تکذیب پر رنجیدہ نہ ہوں۔ ان کے متعلق تقدیر الٰہی

نافذ ہو چکی ہے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے اور وہ انہیں ان کے اعمال کی پوری پوری سزا دے گا اس

پر کوئی بات مخفی نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

۲۴۔ معلوم ہوا کہ تھوڑا سا بھی عذاب تو اگرچہ ہوتا ہے مگر عذاب غلیظ نہ ہوگا۔ یہ صرف کفار کے لئے ہے

عذاب غلیظ سے مراد یا تو ہمیشہ کا عذاب ہے یا رسوائی والا عذاب، یا دوزخ کے سخت طبقوں والا

عذاب۔ ان شاء اللہ اگر تھوڑا سا مومن دوزخ میں گیا تو کچھ عرصہ سب سے اوپر کے طبقہ میں رہے گا جہاں ہلکا عذاب

۲۵۔ اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر آپ ان (کافروں) سے پوچھیں آسمان اور زمین کس نے بنائے

ہیں تو ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے (بنائے ہیں اور کس نے) کہہ دیجئے شکر اللہ کا بات یہ ہے کہ ان کافروں

میں اکثر بے علم ہیں۔ اس سے زیادہ جہالت کیا ہوگی جانتے ہیں کہ آسمان اور زمین اور سب چیزوں کا بنانے

والا اللہ ہے۔ اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کریں اس کے سوا یہ نعمت خدا (تفسیر وحیدی)

۲۶۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے اسی معنی پر آسمانوں اور زمین میں اس کے سوا کوئی عبادت

کا مستحق نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ذاتاً وصفاتاً غنی ہے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پہلے بھی اور بعد

وہ اپنے وجود اور کمال ذاتی میں کسی شے کا محتاج نہیں۔ وہ غنی ہے وہ حمید ہے۔ (روح البیان)

لغوی اشارات ① سَعِیر: دہکتی ہوئی آگ، دوزخ ② استَمسَکَ: تو پکڑے، ② عروة: کڑا، حلقہ

کسی چیز کا قبضہ یا دستہ وہ چیز جس کو پکڑا جائے العروة الوثقیٰ: اسلام ① نَضطَرُّهُم: ہم ان کو گھسیٹ کر لائیں گے

تفہیمی خلاصہ ① کفار کو جب قرآن کی پیروی کا کہا جاتا تو وہ اپنے آباؤ اجداد کی اتباع پر اصرار کرتے تو کیا شیطان ان کے آباء اجداد کو شرک جو موجب

عذاب جہنم ہے کی طرف بلائے تو تب بھی ان کی پیروی کریں گے ① جو ایمان میں مخلص ہو تو وہ حلقہ ایمان تھام لیتا جو ٹوٹنے کا نہیں ① جو کفر پر ختم ہو تو آپ

رنجیدہ نہ ہوں سب کو ہماری طرف واپس لوٹنا ہے ① ان کو عارضی آسائش سے پھر سخت عذاب کی طرف لایا جائے گا ① آسمانوں اور زمین کی

تخلیق کس نے کی تو کفار کہیں گے اللہ نے کی۔ آپ کہیے کہ تم سب شکر کرو مگر ان میں سے اکثر نہ ایمان جانتے ہیں نہ نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں ① [illegible]

اور زمین میں جو ہے اللہ کی ملکیت ہے

اور غنی مستحق ساری حمد و ثنا

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ
أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ط إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ ٢٧ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ
إِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ط إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ ٢٨ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ
يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
كُلٌّ يَّجْرِيْٓ إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَّأَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ ٢٩ ذٰلِكَ بِأَنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ لا وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيرُ ۝ ٣٠ ع

اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے اور اس کے علاوہ سات سمندر اسے (مزید) سیاہی مہیا کریں تو پھر بھی ختم نہیں ہوں گی اللہ کی باتیں بے شک اللہ سب پر غالب بڑا دانا ہے ۝ نہیں ہے تم سب کو پیدا کرنا اور مارنے کے بعد زندہ کرنا (اللہ کے نزدیک) مگر ایک نفس کی مانند بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے ۝ کیا تم نے ملاحظہ نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور اس نے کام میں لگا دیا ہے سورج اور چاند کو ہر ایک چل رہا ہے (اپنے مدار میں) وقت مقرر تک اور یقیناً اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو خوب جاننے والا ہے ۝ یہ ہیں اس کی قدرت کے کرشمے تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ ہی حق ہے اور بلاشبہ جنہیں وہ پکارتے ہیں اس کے سوا وہ سب باطل ہیں اور بلاشبہ اللہ ہی بڑی شان والا بزرگ ہے

(۳۱/ ۲۷ تا ۳۰ * ت: ض)

۲۷۔ اللہ تعالیٰ کے علم اور دیگر صفات کا حال سنو کہ دنیا بھر کے تمام درختوں کے قلم بنائے جائیں اور سات سمندروں (کے پانی) کا سیاہی بنا کر اللہ کے اوصاف و شئون اور معلومات کو لکھا جائے تو وہ کم ہو جائیں گے مگر وہ کلمات کہ جن سے اس کی معلومات اور شئون کو تعبیر کیا جائے ہرگز کم نہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ زبردست ہے اس کے عجائبات قدرت اس حد تک نہیں پہنچ سکتے کہ انسان کے لئے پھر وہ کچھ اور عجائبات قدرت نہ پیدا کر سکے وہ حکیم ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں نہ اس کے اسرار حکمت کا احاطہ کر سکتا ہے الغرض بے انتہا

علم و قدرت رکھتا ہے اور قلم اور دوات متناہی ہیں لہٰذا متناہی غیر متناہی کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ ([illegible]

۲۸۔ اللہ کے نزدیک تم سب کو پیدا کرنا اور پھر دوبارہ اٹھانا ایسا ہی ہے جیسے ایک شخص کو پیدا کرنا اور اٹھانا

اس کی ذاتی قدرت سے جب اس کے ارادہ کا تعلق ہو جائے تو سب کو پیدا کرنے اور اٹھانے کے لئے بس یہی کافی

ہے ایسا نہیں ہے کہ ایک کام میں مشغول ہو جانا دوسرے کام سے غافل ہو جائے۔ وہ ہر ایک جانب والی آواز

کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے ✯ مشرکین کے انکار قول کو سننے ان کے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۲۹۔ اے مخاطب! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ بے شک اپنی قدرت و حکمت سے رات کو دن میں داخل کرتا ہے

یعنی رات کی گھڑیوں کو دن کی گھڑیوں میں داخل کرتا ہے یعنی رات گھٹ جاتی ہے اور دن بڑھ جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ

دن کو رات میں داخل کرتا ہے (دن گھٹ جاتا ہے اور رات بڑھ جاتی ہے) اور سورج و چاند کو مسخر فرمایا بایں طور

کہ وہ خلق خدا کے منافع کا سبب ہیں۔ ہر ایک سورج اور چاند اپنے اپنے مدارات پر جاری ہوتے ہیں ایک مقررہ

میعاد تک یعنی قیامت تک اور بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو (روح البیان)

۳۰۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے یہ نشانیاں ظاہر فرماتا ہے تاکہ ان کے ذریعے تم اس حقیقت پر استدلال کر سکو کہ وہی

ذات برحق ہے وہی معبود برحق ہے اور اس کے سوا سب باطل ہے کیونکہ وہ ہر چیز سے بے نیاز ہے اور ہر چیز اس

کی محتاج ہے تمام مخلوق اس کی تخلیق کردہ اور اسی کی غلام ہے کوئی شخص اس کی اجازت کے بغیر ایک ذرہ کو

حرکت دینے پر بھی قادر نہیں۔ سب مل کر بھی ایک مکھی بنانے سے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی حق ہے

اس کو چھوڑ کر یہ جن کو پکارتے ہیں وہ سب باطل ہے اللہ تعالیٰ بڑی شان والا اور بزرگ ہے نہ اس کوئی

اعلیٰ ہے اور نہ بڑا۔ ہر چیز اس کے سامنے عاجز اور حقیر ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ۞ اقلام: قلمیں۔ قلم کی جمع۔ قلم کے اصل معنی ہیں کسی سخت چیز مثلاً ناخن۔ نیزہ

کی پور وغیرہ کا کاٹنا اور اس کٹی ہوئی چیز یعنی مقلوم کو قلم کہا جاتا ہے جس طرح منقوض کو نقض کہتے ہیں

تقلیم کا لفظ لکھنے کے قلم اور جوئے کے تیر کے معنی میں ہے یہاں قلم کے معنی ہی مراد ہیں ۞ یَمُدُّ: سیاہی بن جائیں

۞ نفدت: ختم (نہ) ہوں ۞ یُولِجُ: وہ داخل کرتا ہے ۞ یجری: چلتا ہے ۞ مُسَمًّی: مقرر کردہ (لغات

تفہیمی خلاصہ ۞ زمین پر جتنے درخت ہیں اگر قلم بن جائیں اور سمندروں کا پانی سیاہی روشنائی اور مزید سات

سمندر کا پانی بھی تب بھی کلمات الٰہی رقم نہ ہو سکیں گے اللہ تعالیٰ یقیناً غالب اور حکمت والا ہے ۞ جیسے ایک دل

2379

کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے سہل ہے اسی طرح تمام لوگوں کو پیدا کرنا ہے دوبارہ اٹھانا ہے اللہ تعالیٰ ہی سننے دیکھنے والا ہے

۝ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے کیا آپ نہیں دیکھتے۔ سورج اور چاند کو تابع فرمان

بنا دیا ہے کہ ہر ایک اپنے مقررہ مدار اور وقت کے لحاظ سے چلتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے واقف ہے

۝ یہ سارے حقائق اس لئے ہیں کہ اللہ پاک حق ہے اس کے سوا جن کو صدا دی جاتی ہے سب باطل ہیں اللہ تعالیٰ

رفیع الشان اعلیٰ و برتر ہے بہت بڑا ہے ۝

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ط إِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ بِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ ٣١ وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا
اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ج فَلَمَّا نَجّٰهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ط
وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝ ٣٢ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ
وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ز وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ
شَيْئًا ط إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وقفة وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
الْغَرُوْرُ ۝ ٣٣ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ج وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ج وَيَعْلَمُ
مَا فِي الْأَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ط وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِأَيِّ
أَرْضٍ تَمُوْتُ ط إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ ٣٤ ع

(اے مخاطب) کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ ہی کی عنایت سے دریا میں کشتیاں چلا کرتی ہیں تاکہ تم کو کچھ اپنی قدرت دکھاوے البتہ اس میں ہر ایک صابر شاکر کے لئے (قدرت کی) نشانیاں ہیں ٥ اور جب پہاڑ جیسی دریا کی موج ان کو ڈھانک لیتی ہے تو اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں اسی کے ہو کر پھر جب ان کو خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں سے کچھ ہی تو راہ راست پر رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا مگر ہر دغا باز ناشکر ٥ لوگو! اپنے رب کا خوف کرو اور اس دن سے ڈرو کہ جس دن نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آوے گا نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آوے گا اللہ کا وعدہ برحق ہے پھر دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ شیطان تم کو اللہ سے دھوکے میں رکھے ٥ بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینھ برساتا ہے اور جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہوتا ہے وہی اس کو جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین پر مرے گا البتہ اللہ علیم (اور) خبیر ہے ٥

(۳۱/۳۱ تا ۳۴ * ت : ح)

۳۱۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ کے فضل سے اس کی رحمت اور اس کے احسان سے تاکہ تمہیں وہ اپنی عجائب قدرت کی کچھ نشانیاں دکھائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنے والے شکر گزار کو جو بلاؤں پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار ہو صبر و شکر یہ دونوں صفتیں مومن کی ہیں۔ (کنزالایمان)

٣٢ - جب ان پر آ پڑتی ہے یعنی کنارہ پر کوئی موج پہاڑوں کی طرح تو اللہ کو پکارتے ہیں خالص اسی پر عقیدہ رکھتے
ہوئے اور اس کے حضور تضرع و انکساری کرتے ہیں اور اسی سے دعا و التجا اس وقت ما سوا کو بھول
جاتے ہیں پھر جب انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں کوئی اعتدال پر رہتا ہے اپنے ایمان و اخلاص پر قائم
رہتا ہے کفر کی طرف نہیں لوٹتا اور ہماری آیتوں کا انکار کرتا تھا مگر بڑا اور بے وفا ناشکرا (ایضاً)

٣٣ - خطاب آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے مومنوں کو ہے اس زمانے میں بیشتر مسلمان وہ تھے جن
کے ماں باپ دادا کفر کی حالت میں مرے تھے اس لئے نہایت پختہ طور پر اور پر زور تاکید کے ساتھ فرمایا کہ تم لوگ اپنے
باپ دادا کے کام نہ آسکو گے اور کافر باپ دادا کی شفاعت نہ کر سکو گے ☆ بے شک اللہ کا وعدہ یعنی حشر نشر
اور ثواب و عذاب کا وعدہ حق ہے یعنی اس کے خلاف ہونا ممکن نہیں۔ پس دنیوی زندگی تم کو فریب
نہ دے دے کیونکہ دنیا فانی ہے اور اللہ کے متعلق تم کو کوئی فریب دینے والا دھوکہ نہ دے پائے
یعنی اللہ کے حلم اور عذاب کی تاخیر سے یہ دھوکہ نہ کھانا چاہئے کہ عذاب نہیں آئے گا۔ غرور سے مراد
شیطان ہے۔ شیطان اللہ کی (عمومی) مغفرت دکھا کر گناہوں کی جرأت دلاتا ہے۔ یہ اس کا فریب ہے
تم اس کے فریب میں نہ آجانا۔ (تفسیر مظہری)

٣٤ - اللہ تعالیٰ کے پاس ہے قیامت کا علم کہ وہ کب قائم ہوگی اسی طرح اس کے اندر احوال اور ہولناکیوں کے
علم میں وہی منفرد ہے اور وہی برساتا ہے بارش اسی وقت معین میں جس میں اس کے نزول کا وقت مقرر ہے
اسی جگہ جو نزول بارش کے لئے مقرر ہے لیکن اس کا علم صرف اسی کو ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ پیٹ
میں نر ہے یا مادہ زندہ ہے یا مردہ۔ نفوس میں سے کوئی نفس بھی نہیں جانتا کل کیا کسب کرے گا۔ اور
کسی نفس کو کیا معلوم کہ کس زمین پر مرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جملہ اشیاء کو جانتا ہے وہ باطنی امور
کو ایسے جانتا ہے جیسے ظاہری کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ غیب کے خزانے پانچ ہیں
اس کے بعد حضور نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ فرمایا جو شخص انہی مغیبات خمسہ میں سے کسی ایک کا دعویٰ
کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ (روح البیان)

لغوی اشارے ۝ صَبَّارٍ : بڑا صبر، بڑا تحمل کرنے والا، بڑا قائم رہنے والا ۝ شَكُورٍ : بڑا شکرگزار، بڑا احسان
ماننے والا، بڑا قدردان ۝ غَشِيَهُمْ : ڈھانک لیا، چھا گیا ۝ ظُلَل : سائے ۝ موج : لہر ۝

مقتصد : سیدھے راستے پر قائم ○ **ختّار** : عہد شکن ○ **تُغُرَّنّکم** : وہ تم کو بہکا دے، فریب دے (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کے فضل و کرم سے دریا میں کشتی چلتی ہے تاکہ اللہ تمکو دکھلائے نشانیاں اپنی اس میں
ہر صابر و شاکر کیلئے نشانیاں ہیں ○ جب کشتی والوں پر کوئی موج اونچی پہاڑ کی طرح آ پڑتی ہے تو وہ صدق دل اور صحیح عقیدے کے
ساتھ اللہ سے دعا کرتے ہیں جب وہ ان کو بسلامتی ساحل تک لا دیتا ہے تو ان میں تو بعض اعتدال پر رہتے ہیں مگر ہر بے وفا بدعہد
اور ناشکرا اللہ کی نشانیوں اور قدرتوں کا انکار کر بیٹھتا ہے ○ اے لوگو! اللہ سے [اپنے رب سے] حقیقتاً ڈرتے رہو اور اس دن کا خوف و خیال کرو
کہ جس دن کوئی فرزند اپنے باپ کی مدد کر سکے گا نہ کوئی باپ بچے کو فائدہ پہنچا سکے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا
ہے لہٰذا تمہیں دنیوی زندگی یا پیاروں کا مال و آسائش دھوکہ نہ دے اور نہ اللہ کے علم و واقفیت پر فریب دے ○ اللہ
تعالیٰ کے پاس قیامت کے دن کا علم ہے وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ شکم مادر میں کیا ہے کوئی نہیں جانتا کہ کل
وہ کیا کمائے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس جگہ موت آئے گی یقیناً اللہ ہی علم والا اور خبر رکھنے والا ہے ○